سلسلہ تبلیغ جماعت نوری

الحمد للمولی الکریم الرشید

کہ فتوای ضروری مصدقہ علماء دینی جس میں آیات احادیث و ارشادات محققین سے علی وجہ الکمال ثابت کیا گیا ہے کہ (۱) روافض سے محفل ذکر شہادت وغیرہ میں پڑھوانا (۲) ان کو بلا کر شریک کرنا (۳) ایسی محفل میں سنیوں کا شریک ہونا خواہ کسی سنی ہی کے یہاں کیوں نہ ہو (۴) ان سے اتحاد اتفاق ان کی تعظیم و تکریم (۵) ان کا ذبح کیا ہوا جانور (۶) ان سے باہمی نکاح شادی وغیرہ ناجائز و حرام (۷) ان کے خاص چند مذہبی عقیدوں کا بیان (۸) ان کے مجتہدین وقت کے چار فتوے بحروفہ منقول جو خود ان کے کافر ہونے کو صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں (۹) ذکر شہادت کا جواز و عدم جواز (۱۰) کون مرثیے جائز اور کون ناجائز (۱۱) علاوہ ان سب کے اور بہت سے دینی

احکام مذہبی فوائد ہدایات سنی باسم تاریخی

۱۳۴۸ھ

ضیاء الارشاد

از تالیف منیف

حامی سنت ماحی بدعت جناب مولانا مولوی ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام سید محمد معصوم جیلانی

دار الاشاعت جامعہ گنج بخش داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص مدعی اہل سنت و جماعت ہونے کا ہو اس کو اپنے یہاں محفل میلاد شریف یا مجلس ذکر شہادت میں شیعہ رافضی ڈاڑھی منڈے ہوئے سے پڑھوانا جائز ہے یا نہیں بر تقدیر عدم جواز جو ایسا کرے اس کا کیا حکم ہے؟

سنیوں کو اس مجلس میں جس میں شیعہ رافضی بیان کرے خواہ سنی کے یہاں ہو یا شیعہ کے سنی حنفی کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں بر تقدیر عدم جواز جو شریک ہو اس کا کیا حکم ہے

فقط بینوا الصواب تو جروا بالخیر حساب واللہ ملہم الحق والصواب ؂

الجـــــــــــواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ الحمد للہ الذی ھدانا الی سبیل الرشاد و طھرنا عن رجس الشرک والکفر والزندقۃ والالحاد والصلوۃ والسلام علی حبیبہ اشرف العباد وعلی الہ وصحبہ الذین ھم للدین عماد وعلی علماء ملتہ الذین بذلوا جھدھم فی استیصال بناء الفساد والارتداد امابعد فاقول وباللہ التوفیق اس زمانہ کے رافضی اگرچہ ڈاڑھی حد شرعی تک رکھتے ہوں بلکہ تمام تراش خراش وضع قطع میں ہماری اسلامی پابندی کرتے ہوں بلکہ سر سے پاؤں تک جامۂ پارسائی پہنے ہوں بلکہ اجتہاد کے اعلے درجے پر پہنچے ہوں بلکہ ہوا پر اڑتے ہوں اور زہد و عبادت میں اپنا ہمسر نہ رکھتے ہوں۔ وہ بلاشبہ کافر ہیں۔ اور جو مرتدین کے احکام ہیں وہی ان کے بھی ہیں اور کفار سے اجتناب واجب۔ ان سے میل جول گناہ کبیرہ۔ وداد و اتحاد۔ سلام و کلام سخت حرام ونارو اپنے یہاں کی عام مجالس میں بھی ان کا شریک کرنا ناجائز و ناز یبا چہ جائیکہ وہ مجالس مقدسہ جو عوارض قبیحہ سے پاک و منزہ۔ سراپا خیر و برکت۔ مورد رحمت رب عزت جس میں ملائکہ رحمت کی بکثرت شرکت

پھر اس پر طرہ یہ کہ محبوبان خدای تعالیٰ مقبولان درگاہ خالق ہر دو سرا کے ذکر ارفع و اعلےٰ
کو دشمنان مولیٰ تعالیٰ مبغوضان ابرار و صلحا۔ ملعونان ملائکہ سے پڑھوانا نہایت قبیح و
تشنیع و سخت ناروا ہے۔ روز قیامت عقاب و عتاب جبار و قہار کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے
اور پڑھوانے والا سخت مستحق وبال و نکال و زیاں کار و خسران مآل ہے۔ ایسی مجالس خواہ کسی سنی ہی
کے یہاں ہوں شریک ہونا ناجائز و حرام۔ باعث حرمان لطف و انعام خالق علام سبب ذلت و رسوائی
یوم القیام و موجب نقصان و خرابی ایمان و اسلام ہے۔ اور جن مجالس کے عاقدین روافض ہوں
ان میں شریک ہونا ان سب برائیوں سے اشنع و اقبح۔ تبرائیوں کے کفر پر اجماع ہو چکا۔ ان کے
ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان سے نکاح حرام اور خالص زنا جو اولاد ہوگی حرامی ہوگی۔ نہ اپنی لڑکی
ان کو دیں۔ نہ ان کی لڑکی اپنے گھر لائیں۔ ان سے پڑھوانا چار حال سے خالی نہیں۔ ارتباط و محبت
کی بنا پر یا سردار و پیشوا جان کر یا کسی دنیوی اعزاز و اکرام کے خیال سے یا محض اس کی دلجوئی
و خوشنودی کی وجہ سے یہ سب حرام اور سخت کبیرہ اور بہت بڑا خطرہ اس پڑھنے والے رافضی کی
طرح اس مدعی اہلسنت کے بھی کافر و مرتد ہو جانے کا ہے کہ کوئی چیز بیچ میں روک تھام کرنے
والی نجاست کفر میں بھرنے سے روکنے والی نہ رہی۔ اور اس کا یہ فعل اس بات کو ضرور مستلزم ہے۔
کہ انہیں کفار کے ساتھ اس کا بھی حشر ہو۔ اگرچہ یہ تو کچھ اور کہتے ہیں اور اس کی یہ بیباکی کسی اور حکم کی
طرف متوجہ کرتی ہے۔ مگر ہم اس کے ساتھ حسن ظن کو دخل دیکر صراط مستقیم پر لاتے اور اس کو ہدایت
کرتے ہیں۔ کہ بہت جلد توبہ نصوح کر کے آیندہ ایسے ہلاک کرنے والے امور کا مرتکب نہ ہو اور ان کفار
سے ہمیشہ کے لئے اجتناب و احتراز کلی کرے۔ اگر پہلے خبر نہ تھی تو اب ان کے عقائد مردودہ پر اطلاع
ہو گئی ہے۔ ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک
کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر ہے۔ اور اس پر احکام مرتدین کے جاری ہوں گے۔ اور جس قدر

احکام ان کے لئے بیان کئے اور آئندہ بیان ہوں گے وہ سب اس کے لئے بھی ہیں۔ عرش کے گرد چھ لاکھ جہان فرشتوں کے آباد ہیں۔ ان جہانوں کے کل فرشتے دشمنان صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر لعنت کرتے ہیں۔ ایسی مجلسوں میں سنیوں کے شریک ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ یا تو بیان کرنے والے کا سرے سے علم ہی نہ تھا وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ اس مجلس میں رافضی کا بیان ہوگا۔ ۲۔ یا مبین کا علم ہوتے ہوتے شریک ہوئے۔ اس دوسری صورت کے تین وجوہ ہیں (۱) رافضی کے بیان کو اپنی لاعلمی سے جائز جان کر کوئی شرعی سقم نہ سمجھ کر (۲) یا جواز و عدم جواز کسی بات کی خبر نہ تھی محض انجان (۳) یا اس کے ناجائز و شنیع ہونے کا علم رکھتے ہوئے بانی مجلس کی ناخوشی یا مبین کی ناراضی یا اور کسی سبب نے مجلس سے اٹھنے نہ دیا۔ صورت اول میں اس محفل سے فوراً چل دینا واجب تھا شرکت حرام۔ شریک ہونے والے یا تو طبقۂ عوام سے ہوں گے یا خواص سے دخواص پر بہ نسبت عوام کے شناعت حرمت اشد۔ اور دونوں پر توبہ واجب۔ وجہ اول میں لاعلمی پر مواخذہ ہوگا۔ اور ان پر بھی توبہ واجب۔ وجہ دوم والے ایک حد تک معذور مگر توبہ ان پر بھی ضرور۔ وجہ سوم کے دو حال علم سماعی ہوگا یا ذاتی۔ دونوں علم والے مرتکب کبیرہ کہ اس کے ساتھ ایک جلسہ میں بیٹھے جس کی قرآن و حدیث نے سخت ممانعت فرمائی۔ یہ یکجائی نشست ضرور اتفاق و اتحاد پر دال جس کا سخت وبال و نکال۔ پھر ایسے موقع پر کہ وہ دینی معزز و محترم مانا گیا۔ مذہبی سرواروعالی وقار جانا گیا خاص مقام علمائے کرام پر بٹھایا گیا۔ مگر یاد رہے۔ کہ ان دونوں علم والوں کی شناعت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ علم ذاتی والا ضرور ظالم کہلائے گا۔ اس پر علم سماعی والے سے کئی حصے عتاب و عقاب ضرور زیادہ ہوگا۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑنے کی سزا۔ اگر اس کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ تو دل سے برا جان کر وہاں سے اٹھ کر کیوں نہ چلا آیا۔ عوام سنیوں کے جو اس جلسے میں شریک تھے۔

تزلزل و تذبذب و فساد عقائد کا مواخذہ بنی اسرائیل کے علما باوجود دیکھا اپنی قوم کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہے مگر ان کے جلسوں میں بیٹھتے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل بھی ایسے سیاہ کر دیئے کہ قبول حق و خیر و رحمت سے برطرف ہو گئے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی بستی سے چالیس ہزار آدمی اس جرم میں ہلاک کر دیئے گئے کہ مغضوبان خدا پر غضب نہ کرتے۔ ان کے ساتھ میل رول رکھتے۔ ایک بستی کے اٹھارہ ہزار ایسے نیک آدمی جن کے اعمال صالحہ اعلیٰ درجہ کے تھے۔ اس لئے ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے گناہوں پر روک ٹوک چھوڑ دیا تھا انعقاد مجلس ذکر شہادت اور خصوص بیان شہادت کے پڑھنے پڑھانے کے جائز ہونے میں چند قیدیں ہیں جو آخر میں بیان ہوں گی۔ اگرچہ یہ مجلس بھی موافق حکم شرع اطہر ہو گی تو شرکت جائز ورنہ ناجائز۔ اب اس جملہ بیان کی تصریحات ظاہرہ و تحقیقات زاہرہ احادیث و قرآن و ائمہ کرام سے تحریر کرتا ہوں۔ اور ان کے تحریر کرنے سے پہلے اس فرقہ اہلکے عقائد فاسدہ یکجائی لکھتا ہوں (۱) مشکل کشا۔ شیر خدا امیرالمومنین سیدنا مولانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے افضل مانتے ہیں (۲) صدیق اکبر و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی امامت و خلافت کا انکار (۳) صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما پر تبرا کرنا یا برا کہنا داخل حسنات و کفارہ سیئات (۴) حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے الوہیت ثابت کرتے ہیں (۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سخت ناپاک تہمت رکھتے ہیں (۶) قرآن کریم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حضرت عثمان غنی یا اور صحابہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بعض سورتیں گھٹا دیں کسی کا مذہب ہے کچھ آیتیں جو امامت مولا علی و فضائل اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں تھیں صحابہ نے چھپا دیں کم کر دیں۔ اس زمانے کے بعد گھٹ جانے کے بعد باقی نہ رہیں۔ کسی کا بیان ہے کچھ لفظ بدل دیئے کسی کا بیان ہے کہ یہ سورتوں کا گھٹانا اور لفظوں کا بدل دینا اگرچہ یقیناً ثابت نہیں

محتمل ضرور ہے۔ اصلی قرآن کریم غار سامرا میں امام مہدی چھپائے بیٹھے ہیں۔ قیامت کے قریب لے کر نکلیں گے (۷) مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتلاتے ہیں (۸) پیغمبری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے تھی حضرت جبریل امین علیہ السلام نے وحی پہنچانے میں غلطی کی کس پہ بھیجی اور کس پہ پہنچائی وغیرہا من الحماقات الباطلۃ والاقوال الفاسدۃ

واضح ہو کہ فقہائے کرام نے صرف نمبر اول والے رافضیوں کو بدمذہب گمراہ و بدعتی فرمایا باقی سب پر کفر کا فتویٰ دیا مسئلہ میں بکثرت موجود صرف چند پر اکتفا مقصود فتاوائے خلاصہ و فتح القدیر وغیرہما میں ہے الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع رافضی اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام صحابہ پر فضیلت دے تو وہ مبتدع ہے غنیۃ شرح منیہ میں ہے المراد بالمبتدع من یعتقد شیئًا علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنۃ والجماعۃ وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنۃ اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل ونحو ذلک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین بدعتی سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہل سنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتدا کراہت کے ساتھ اسی حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہل سنت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچا ہو اگر کفر تک پہنچائے تو ہرگز جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی۔ اور اس قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں۔ اور یونہی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر
تبرا کہے۔ تمام غور ہے کہ خود حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر اپنی
فضیلت روا نہیں رکھتے اور اس امر کو بہت برا جانتے ہیں اور روا رکھنے والوں سے نہایت بیزار
اور ناراض کہ فضیلت دینے والوں کو سخت سزا دی اور ان کی پوری خبر لی۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر
میں ملا علی قاری کی تحریر فرماتے ہیں وثبت عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان من فضله
علی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما جلد حد المفتری۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ بیشک جس شخص نے ان کو حضرات شیخین سے افضل ٹھہرایا
تو جو مفتری کی سزا ہے وہ اس کو دی۔ فاعتبروا ایها الرفضة وتیقظوا عن نوم الغفلة
طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے ان انکر خلافة الصدیق کفر والحق فی الفتح
عمر بالصدیق فی هذا الحکم والحق فی البرهان عثمان بهما ایضاً۔ خلافت صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور برہان شرح مواہب الرحمان میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ شفا شریف میں ہے وكذلك نقطع بتكفير غلاة الرافضة
فی قولهم ان الائمة افضل من الانبیاء۔ اسی طرح ہم بالیقین کافر جانتے ہیں ان
غالی رافضیوں کو جو اماموں کو پیغمبروں سے افضل بتاتے ہیں۔ عقود الدریہ وغیرہ میں ہے
الروافض کفرة جمعوا بین اصناف الکفر منها انهم ینکرون خلافة الشیخین و
منها انهم یسبون الشیخین سود الله وجوههم فی الدارین فمن اتصف
بواحد من هذه الامور فهو کافر اه ملتقطا ملخصا۔ رافضی کافر ہیں۔ طرح طرح کے کفروں
کے مجمع ہیں۔ ازانجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں شیخین کو برا کہتے ہیں ان پر تبرا بکتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ اسی عقود الدریہ وغیرہ میں ہے اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ کسب النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال الصدر الشہید من سب الشیخین او لعنھما یکفر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنا۔ اور امام صدر الشہید نے فرمایا جو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر تبرا کرے کافر ہے۔ کشف الاسرار میں ہے کان نسخ التلاوۃ والحکم جمیعاً فی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاما بعد وفاتہ فلا یجوز قال بعض الرافضۃ والملحدۃ ممن یستتر باظہار الاسلام وھو قاصد الی افسادہ ھذا جائز بعد وفاتہ ایضا ویزعمون فی القرآن کانت آیات فی امامۃ علی وفی فضائل اھل البیت فکتمھم الصحابۃ فلم تبق بانداراس زمانھم والدلیل علی بطلان ھذا القول قولہ تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وکذا فی اصول الفقہ لشمس الائمۃ اھ ملخصاً قرآن شریف سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں جائز تھا۔ بعد وفات بے شک ممکن نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور برے زندیق ہیں۔ بظاہر مسلمانی کا نام لے کر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں۔ اور حقیقت میں انہیں اسلام کا تباہ کرنا مقصود ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ بعد وفات سرور کائنات بھی ممکن ہے۔ اور خیال فاسد یہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کچھ آیتیں امامت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تھیں۔ کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں۔ جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں۔ اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ کہ بے شک ہم نے اتارا

یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے شفاء میں یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرمایا وکذالک من انکر القرآن او حرفاً منه او غیر شیئاً منه او زاد فیه اور اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے۔ جو قرآن شریف یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجود سے کچھ زیادہ بتائے۔ جمل میں ہے بخلاف سائر الکتب المنزلة فقد دخل فیه التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانه محفوظ عن ذلک لا یقدر احد من جمیع الخلق الانس والجن ان یزید فیه او ینقص منه حرفاً واحداً او کلمة واحدة۔ بخلاف اور آسمانی کتابوں کے کہ ان میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا اور قرآن اس سے محفوظ ہے تمام مخلوق جن وانس کسی کی قدرت وامکان نہیں کہ اس میں ایک حرف یا ایک لفظ بڑھا گھٹا دیں انتہی۔ فی الواقع رافضی ایسے ایسے کفروں کے مجموعہ ہیں۔ جو ہر ایک کفر اپنی شناعت میں لاجواب ہے۔ جبھی تو کروڑوں فرشتے ان پر لعنت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں ان اللّٰہ ستّ مائة الف عالم من الملئکة حول العرش یلعنون مبغضی ابی بکر وعمر (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما) بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے عرش کے گرد چھ لاکھ جہان فرشتوں کے آباد ہیں۔ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض ودشمنی رکھنے والوں پر لعنت کرتے ہیں ذکرہ العلامة احمد المکی فی فتاوی الحرمین یہ بیشمار فرشتوں کی لعنت صرف ایک ہی عقیدے پر ہے سبحان اللہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دربار الٰہی میں کس قدر وجاہت وعزت وشان اور ان کافروں کے مذہب میں ان سے بغض وعناد فرض وجزو ایمان وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵

بغض وحسد ہم کہ نہ فرض است ونہ دین ٭ تند ماہران افعام بسہر منزل عین
آں اوقات کہ رفت در لعن کسان ٭ اے کاش بود صرف درود حسنین

مسلمانوں تمہارا دین ومذہب حق ومہذب۔ تمہاری ملت وشریعت مقدس ہر عیب نقصان سے

پاک و منزہ تمہیں پورا یقین دلاتی ہے، کہ رافضی بلا ریب و شک کافر ہیں۔ اور جو بدعتی و بدمذہب مندرجہ نمبر اول ہیں۔ اور ان کی بدعت و عقیدت کی شناعت سرحد کفر تک نہ پہنچ پائی و شت گمراہی ہیں ان کو تنہا چھوڑ کر چلی آئی۔ بہت سے احکام ہیں اور نمبر والوں سے ان کا درجہ گھٹا رہا مگر یہ نہیں تک کہ اس گستاخی و نبرا کو حلال نہ جانیں، باعث ثواب نہ مانیں ورنہ وہ بھی اپنے اور بھائیوں کی طرح جلیس کفر میں محبوس تنبیہ الولاۃ و الحکام علامہ ابن عابدین میں ملا علی قاری کی کے رسالے سے نقل فرمایا واما من سب احدا من الصحابۃ فھو فاسق و مبتدع بالاجماع الا اذا اعتقد انہ مباح او یترتب علیہ ثواب کما علیہ بعض الشیعۃ او اعتقد کفر الصحابۃ فانہ کافر بالاجماع جو صحابہ میں سے کسی کی شان میں بے ادبی کرے، وہ بالاجماع فاسق و گمراہ ہے مگر جب یہ اعتقاد رکھتا ہو، کہ یہ بے ادبی حلال ہے یا اس پر ثواب ملے گا جیسا کہ بعض روافض کا خیال ہے یا صحابہ کے کفر کا معتقد ہو۔ تو اس صورت میں وہ بالاجماع کافر ہے پس حضرات اہل سنت اس باطل فرقے میں جو باعتبار عقائد گھٹیں لوگ ہیں اور باعتبار شناعت مذہبی کچھ درجے میں کمی رکھتے ہیں۔ اُن کے احکام نہایت توجہ کے ساتھ سن کر سر گریبان غور و فکر میں ڈال کر فہم و عقل سے کام لیں۔ اور اسی بیان کے بڑھیا لوگوں کے شدت احکام قیاس کر کے ان کے گھٹیا اور بڑھیا جملہ رفیقوں سے نفرت کلی اختیار کریں۔ اور ان سے کوسوں دور بھاگیں انہیں گھٹیا کے احکام میں جملہ اہل بدعت ضلالت داخل ہیں سب سے بچیں۔ رسول اکرم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ عزوجل اختارنی و اختار لی اصحابا فجعلھم اصحابی و اصھاری و انصاری و سیجئ من بعدھم قوم ینقصونھم و یسبونھم فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم و لا تواکلوھم و لا تشاربوھم و لا تصلوا معھم و لا تصلوا علیھم بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے

خسرانی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئینگے کہ ان کی شان گھٹائیں گے۔ انہیں برا کہینگے۔ تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہت نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا رواہ الدار قطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم اور اگر وہ بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو زاد ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم اور اگر ان سے ملاقات ہو تو سلام نہ کرو۔ حدیث خطیب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اعرض عن صاحب بدعۃ بغضا لہ ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا ومن انتھر صاحب بدعۃ امنہ اللہ تعالےٰ یوم الفزع الاکبر ومن اھان صاحب بدعۃ رفعہ اللہ فی الجنۃ مائۃ درجۃ ومن سلم علی صاحب بدعۃ اولقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد جو کسی بدمذہب سے اسے دشمن ٹھہرا کر منہ پھیرے اللہ تعالےٰ اس کا دل امان و ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے۔ اور جو کسی بدمذہب کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ جنت میں سو درجے اس کے بلند فرمائے۔ اور جو کسی بدمذہب پر سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ وبیہقی شعب الایمان میں حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے من

وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ امام ابن حجر مکی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کان تعلم وصدرہ فی مجلس اوخدمہ من غیر عذر یلجئہ الی ذلک فقد اعان علی هدم الاسلام ای اسلامہ او کمال اسلامہ او علی هدم اهل الاسلام او المراد بالاسلام السنۃ فاذا کان حال الموقر کذا فما حال المبتدع وفیہ ان من وقر صاحب سنۃ کان الحکم بخلافہ وکذا من اهان صاحب بدعۃ یخالف حکمہ مثلاً بد مذہب کے لئے قیام کیا اسے صدر مجلس میں بٹھایا یا اس کی خدمت کی بغیر کسی عذر صحیح ضروری کے جو اس پر مجبور کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی یعنی اپنے ایمان یا اپنے ایمان کے کمال یا اہل اسلام کے ہلاک کرنے پر معاون ہو یا اسلام سے سنت مراد ہے تو جب توقیر کرنے والوں کا یہ حال تو خود بد مذہب کا کیا حال ہوگا اور اسی میں ہے کہ جو سنی کی توقیر کرے اس کا حکم اس کے برخلاف ہے یونہی جو بد مذہب کی توہین کرے اس کا حکم بھی اس کے برخلاف ہے۔ ابن عدی نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا امدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلک العرش جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے۔ رب تبارک وتعالےٰ غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ شرح مقاصد وغیرہ میں ہے ان حکم المبتدع البغض والاهانۃ والرد والطرد بد مذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا رد کرنا اسے دور ہانکنا ہے۔ ابن عساکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم صاحب بدعۃ فاکفهروا فی وجهہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منهم علی الصراط لکن یتهافتون فی النار مثل

الجواد والذ باب جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترشروئی کرو اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ
ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے انمیں کوئی پل صراط پر گذر نہ پائیگا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر
پڑینگے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ نسائی وغیرہ نے متعدد حدیثوں میں مولا علی وغیرہ صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا انہ لا یحب رجل
قوماً الا جعلہ اللہ معھم جو شخص کسی قوم سے محبت رکھیگا اللہ تعالیٰ اسے انکے ساتھ کردیگا۔ ضیا
مختارہ اور طبرانی کبیر میں ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم جو کسی قوم سے محبت رکھیگا۔ اللہ تعالیٰ اسے انہیں
کے گروہ میں اٹھائیگا۔ ابوداؤد و ترمذی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل آدمی اپنے دوست
کے دین پر ہوتا ہے تو کسی سے دیکھ بھال کر دوستی کرے کافر و بدمذہب کے ساتھ نشست و برخاست میل
جول کی ممانعت میں حق تعالیٰ کے بھی دو فرمان ذکر کرتا ہوں اول قولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری
مع القوم الظلمین۔ یاد آئے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ۔ تفسیرات احمدیہ میں اس قول باری تعالیٰ
کی یہ تفسیر فرمائی الظاھر من کلام الفقھاء ان الآیۃ باقیۃ وان القوم الظلمین ھم
المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع کلام فقہا سے ظاہر یہ ہے کہ آیت کا حکم
باقی ہے اور ظالم لوگ بدمذہب اور فاسق اور کافر ہیں۔ ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے۔
حدیث میں ہے من کثر سواد قوم فھو منھم جس نے کسی قوم کے مجمع کو بڑھایا وہ انہیں
سے ہے۔ دوم قال اللہ تعالیٰ فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ
ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ اور بات میں مشغول ہوں۔ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ
محمد بن سیرین سے راوی انہ کان یری ان ھذہ الآیۃ نزلت فی اھل الاھواء وہ معتقد

رکھتے تھے مگر یہ آیت بد مذہبوں کے بارے میں اتری تفسیر امام بغوی میں ہے قال الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما دخل فی ھذہ الایۃ کل محدث فی الدین و کل مبتدع الی یوم القیامۃ امام ضحاک نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ اس آیت کے حکم میں ہر وہ شخص کہ دین میں نئی بات نکالے اور ہر بد مذہب تا قیام قیامت داخل ہے ایسا ہی تفسیر خطیب وغیرہ میں ہے ۔

ان کے یہ کفر جو اوپر بیان کئے گئے انہیں ، شاید کوئی رافضی کسی سنی بھائی سے الجھے اور کسی معلم محض سے وہ ان سب کفریات کا یا بعض کا انکار کر بیٹھے یا رد و کد کرے ۔ جہالت برتے یا صاف کہہ اٹھے کہ ہمارے ایسے عقائد نہیں ۔ پس ان کی زبان بند کرنے کو انہیں روافض کے مجتہدین وقت کے چار فتوے جو ایک مدت کے چھپ چکے بطور نمونہ حرف بحرف نقل کرتا ہوں یہ چاروں فتوے فتاوی رد الرفضہ و رسالہ تکملہ رد الرفض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیتاپور ۱۲۹۳ھ و ۱۲۷۸ھ سے منقول ہیں ۔

پہلا فتویٰ : چہ می فرمائند مجتہدین دین دریں مسئلہ کہ مرتبہ علی مصطفی علی مرتضیٰ علیہ السلام از ائمہ انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل است یا نہ بینوا و توجروا ۔

الجواب : ہاں افضل است ۔ واللہ یعلم | ہو العالم ۱۲۸۳ | الراقم میر آغا عفی عنہ

دوسرا فتویٰ : چہ می فرمائید دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ **جواب** ایں امر بسبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن محتمل است واللہ یعلم | ہو العالم ۱۲۸۳ | الراقم میر آغا عفی عنہ

تیسرا فتویٰ : مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از

سائر انبیاء افضل ست یا نہ **جواب:۔** البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوا العزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و رتبہ جناب امیر نیز

سید علی محمد ۶۳

چوتھا فتویٰ: مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف یا نقصان واقع شدہ یا نہ **جواب** تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و ہم چنین نقصان بعضے آیات وارد در فضیلت اہل بیت علیہم السلام مدلول قرآن بسیار و آثار ما است بے شمار۔

سید علی محمد ۶۳

آخر دیکھا کہ اپنے انہیں عقائد کے موافق فتوے دیئے پھر ان کے کفر میں کیونکر شک ہو سکتا ہے اسی وجہ سے رد المحتار میں علامہ شامی نے ان کے بارے میں خوب اچھی طرح مباحثہ کر کے یہ فیصلہ قطعی لکھا لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن اس کے کافر ہونے میں کسی طرح شک نہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر وہ ناپاک تہمت لگائے یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے یا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدا ہونے کا عقیدہ رکھے یا وحی پہنچانے میں حضرت جبریل علیہ السلام کی غلطی کرنے یا ایسے ہی اور صریح کفریات بکے جو مخالف قرآن عظیم ہیں انتہٰی۔ یہی وجہ ہے کہ فتاویٰ عالمگیری میں انہیں روافض کے کفریات نقل کر کے یہ حکم شرعی صاف لکھ دیا کہ ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام و احکامھم احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ یہ رافضیوں کی قوم مذہب اسلام سے خارج ہے شریعت نے جو حکم مرتدین پر جاری کئے وہی ان سب کیلئے بھی ہیں ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

حضرات اہلسنت و جماعت کثر اللہ تعالیٰ سوادہم چشم بصیرت کھولیں خواب غفلت سے چونکیں قرآن خالق جل وعلا و سید ہر دو سرا علیہ افضل التحیۃ والثنا ارشادات شان انبیا کو بغور دیکھیں سمجھیں اور

رافضیوں کو دشمن دین و ایمان جان کر انسے بغض و عداوت کلی رکھیں۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور جملہ مراسم الفت و محبت برتنا بالکل ترک کردیں من احب للّٰہ وابغض للّٰہ فقد استکمل الایمان کے سچے دلدادہ بنیں۔ یعنی جس نے خدا کے واسطے اسکے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کی اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کی۔ رافضی علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں۔ اگر بالفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن ہو۔ تو بھی اپنے مجتہدوں کے فتووں کو بغیر قبول کئے ہوئے اسے چارہ نہیں اور بالفرض باطل یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے نہ مانے تو کم سے کم اتنا ضرور ہوگا۔ کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہیگا بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانیگا۔ اور جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق و شام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے بارے میں کیا حکم ہے فرماتے ہیں هؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی کفرھم فھو کافر مثلھم اھ مختصرا یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو انکے کفر میں توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے علامہ مفتی ابوسعود نے اپنے فتاویٰ پھر علامہ کواکبی شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ میں فرماتے ہیں اجمع علماء الاعصار علی ان من شک فی کفرھم کان کافرا تمام زمانوں کے علما کا اجماع ہے۔ جو رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہمارے اس غریب اسلام پر طرح طرح کے حملے قسم قسم کی یورشیں چاروں طرف سے ہورہی ہیں اور ہم غفلت میں پڑے ہیں۔ ہمارے متاع ایمان کو ڈاکو علی الاعلان بے خوف و دہشت لوٹ رہے ہیں اور ہم بے خبر ہیں ہمارے دین اقدس پر روزانہ نئے نئے فتنے برپا ہورہے ہیں۔ اور ہم کو کچھ پتہ نہیں ایسی ہی زمانے کی نسبت سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث

بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانے میں کچھ جھوٹے دجال ہونگے تمہارے پاس وہ باتیں لائینگے جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ شرح مشکوۃ میں مولانا علی قاری کی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں یعنی سیکون جماعۃ یقولون للناس نحن علماء ومشائخ ندعوکم الی الدین وھم کاذبون فی ذلک یتحدثون بالاحادیث الکاذبۃ ویبتدعون احکاما باطلۃ واعتقادات فاسدۃ اھ ملتقطا۔ یعنی عنقریب ایک گروہ ہوگا کہ لوگوں سے کہیگا ہم مولوی اور پیر ہیں تمہیں دین کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ وہ اس میں جھوٹے ہوں گے۔ جھوٹی حدیثیں بیان کرینگے باطل احکام اور فاسد عقیدے دل سے گڑھیں گے۔

اس حدیث میں نوید عالم فخر بنی آدم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زمان ہوین کے مکروں کی خبر دے کر ان سے بچنے کی عام ہدایت فرمائی ۔ اور ان دجالوں مکاروں کی خبر لینے کے واسطے جو نہایت ضروری اور اہم بات تھی علماء کو یہ سخت تنبیہ کی۔ فرماتے ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا ظھرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللّٰہ منہ صرفا ولا عدلا جب فتنے یا فرمایا بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے ان پہ تبرا بکا جائے تو واجب ہے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے۔ جو ایسا نہ کریگا۔ اس پر اللّٰہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول فرمائے نہ فرض قال ابن حجر الھیتمی ھذا الحدیث اخرج الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ اور ان سے مخالفت کی بنی اسرائیل کے علماء کو یہ غیبی سزا ملی فرمایا سرور عالم صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللّٰہ قلوب

بعضھم بعض جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے۔ وہ
علما ان کے پاس ان کے جلسوں میں بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں
بعض کے دل بعض کی وجہ سے تباہ کئے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ علامہ ابن ملک نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ای سود اللہ قلب من
لم یعص بشؤم من عصی فصارت قلوب جمیعھم قاسیۃ بعیدۃ عن قبول الحق والخیر
والرحمۃ بسبب المعاصی ومخالطۃ بعضھم بعضا اھ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان معاصی نہ کرنے
والوں کے دل ان معاصی کرنے والوں کی نحوست سے سیاہ کر دیئے۔ تو ان سب کے دل سخت اور قبول
حق و خیر و رحمت سے برطرف ہو گئے بسبب گناہوں اور باہم میل جول کے۔ دشمنان الٰہی کے اسی
میل جول کے سبب سے ہزاروں اچھے لوگ ان کے ساتھ ہلاک کر دیئے گئے۔ تنبیہ المحارم علامہ
ملا سنان واخذ محترم کہیں ہے اوحی اللہ الی یوشع بن نون انی مھلک من قرینک اربعین
الفا من خیارھم وستین الفا من شرارھم فقال رب ھؤلاء الاشرار فما بال الاخیار فقال
انھم لم یغضبوا لغضبی واکلوھم وشاربوھم اھ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے ہلاک کروں گا۔
عرض کی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا۔
انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھایا پیا انتہی ھکذا رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ
عن ابراھیم بن عمرو الصنعانی۔ اسی تنبیہ المحارم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے
ہیں عذب اھل القریۃ فیھا ثمانیۃ عشر الفا عملھم عمل الانبیاء قالوا یا رسول اللہ کیف
قال لم یکونوا یغضبون للہ ولا یامرون بالمعروف ولا ینھون عن المنکر اھ ایک بستی پر
عذاب اترا اس میں اٹھارہ ہزار وہ تھے جن کے عمل انبیاء کے سے تھے۔ صحابہ نے عرض

کی یا رسول اللہ یہ کیوں کر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے غضب نہ کرتے تھے نہ اچھی بات کا حکم دیتے نہ بری بات سے روکتے۔

مجالس اہل سنت میں اغبیاء سے بیان کرانے ان کو مسند وارثان انبیا پر بٹھانے کے علاوہ اور سخت شناعتوں کے بیچارے عوام سنیوں کی دینی خرابی و بربادی اور ان کے عقیدوں کی فساد و بے دینی کا قوی اندیشہ ہے انہیں نہ اتنا علم نہ اتنی عقل نہ اتنی سمجھ کہ حق و باطل دوست دشمن کھرے کھوٹے رہبر الی طریق الجحیم ہادی الی صراط مستقیم میں امتیاز حاصل کر سکیں پس واعظ و مبین مجالس اہل سنت میں اگر کوئی فرق باطلہ و خاسرہ سے ہوا جیسے رافضی قادیانی وہابی وغیرہ تو وہ بیچارے اس کو اپنا بڑا اور دینی پیشوا اور مذہبی و عالم سنی جان کر اس کے اقوال کو حق و صحیح مان کر باطل دست آویز عمل سمجھ کر حسب مشیت ایزدی عمل کر کے بچاہ ضلالت و غوایت میں گر پڑیں گے اور بانی مجلس کو ساتھ میں لے مریں گے کہ یہی ان کی گمراہی کا سبب ہوا حامیان فرق خاسرہ و شیدایان ملت باطلہ تو ایسے موقع کی تاک ہی میں رہتے ہیں۔ یہاں تو بغیر کسی مکر و فریب کے بلکہ دوسرے کی خواہش و فرمائش سے اپنی تمنای دلی حاصل ہو گئی یہ نہ تحقیق اثنائے تقریر میں اس خوبی و خوش اسلوبی سے اپنے خیالات خبیثہ اور اعتقادات مردودہ کا زہر اگل کر کھلا دیتے ہیں کہ کھانے والا قند سمجھ کر بے تامل نوش جان کر جاتا ہے جس کا کھلا ہوا ضرر اس کے دین و ایمان پر فوراً واقع ہوتا ہے۔ اور اس نقصان اور کل طغیان کا بانی بانی صاحب مجلس ٹھہریگا اور یہ سب وبال عظیم اسی کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔

مجلس میلاد شریف کے رافضی سے پڑھوانے کا حال تو تفصیل تمام معلوم ہو چکا۔ اسی سے مجلس ذکر شہادت میں رافضی سے پڑھوانے کا حال بھی روشن ہو گیا کہ بلا شبہ حرام ہے لیکن اگر کسی سنی سے بھی ذکر شہادت پڑھوایا جائے بعض وجوہ سے محل گفتگو ہے۔ اگر ممنوعات سے پاک ہو تو باعث تازگی ایمان و نزول رحمت ہے کہ اکثر اس میں اپنے سرداروں کی دین پر جان نثاری ہی بیان ہوتی ہے لیکن بہت سے شہادت نامے نثر و نظم جو

آجکل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات باطلہ وبے سروپا سے مملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا سننا وہ شہادت نامہ ہو خواہ کچھ اور، مجلس میلاد مبارک میں ہو خواہ کہیں اور مطلقاً حرام وناجائز ہے خصوصاً جبکہ وہ بیان ایسے خرافات کو متضمن ہو جس سے عوام کے عقائد میں تزلزل واقع ہو کہ پھر تو اور بھی زیادہ زہر قاتل ہے ایسے ہی وجوہ پر نظر فرماکر امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی وغیرہ ائمہ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں قال الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل الحسین وحکایاتہ الخ یونہی جبکہ اس سے مقصود غم پروری وتصنع وحزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً نامحمود، شرع نے غم میں صبر وتسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دور کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ غم معدوم بہ تکلف وزور لانا نہ کہ تصنع وزور بنانا نہ کہ اسے باعث قربت وثواب ٹھہرانا یہ سب بدعات شنیعہ روافض ہیں جس سے سنی کو احتراز لازم حاشا اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم وضروری ہوتی دیکھو حضور اقدس صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ وعلی آلہ کا نہ ولادت وہ وفات وہی ماہ مبارک ربیع الاول شریف ہے پھر علمائے امت وصالحان سنت نے اسے ماتم وفات ٹھہرایا بلکہ موسم شادی ولادت اقدس بنایا امام ممدوح کتاب موصوف میں فرماتے ہیں ایاہ ثم ایاہ ان یشتغلہ (ای یوم عاشوراء) ببدع الرافضۃ ونحوہم من الندب والنیاحۃ والحزن اذ لیس ذلک من اخلاق المومنین والا لکان یوم وفاتہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اولی بذلک واحری الخ عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض صرف روایات صحیحہ بھی پڑھیں تاہم جو انکے حال سے آگاہ ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف پڑھنے سے انکا مطلب یہی تصنع بہ تکلف رلانا اور اس رونے رلانے سے بگ جمانا ہے اس کی شناعت میں کیا شبہ ہے یونہی مرثیوں کا پڑھنا سننا گناہ وحرام ہے۔ حدیث میں ہے نہی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم عن المراثی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا رواہ ابو داؤد والحاکم عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ ہاں اگر صحیح روایات بیان کیجائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہلبیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں نکلے نہ ہو اور نہ بین یا نوحہ یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع وتجدید غم وغیرہ

ممنوعات نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلا اشتباہ موجب نزول انوار و برکات و نزول رحمت ہے عند
ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور کے فرماتے ہیں وما ذکر من حرمۃ روایۃ قتل الحسین و
ما بعدہ لا ینافی ما ذکرتہ فی ہذا الکتاب لان ہذا البیان الحق الذی یجب اعتقادہ من جلالۃ الصحابۃ و
براءتہم من کل نقص بخلاف ما یفعلہ الوعاظ والجہلۃ فانہم یاتون بالاخبار الکاذبۃ والموضوعۃ ونحوہا
ولا یبینون المحامل والحق الذی یجب اعتقادہ الخ اب اختیار ہے خواہ اسمیں نثر پڑھیں یا نظم اگرچہ نظم بحر ایک
مسدس ہی ہو تو مگر جسمیں ذکر حضرت سید الشہدا ہے عرف حال میں بنام مرثیہ موسوم ہو کہ ایسے وہ مرثیہ نہیں جس کی
برائی مذکور ہو چکی ہے ہذا ملخص ما افادہ مولانا العلام شیخ العلماء الکرام محی الشریعۃ والطریقۃ والدین
وارث الانبیاء والمرسلین خاتمۃ المحققین سیدنا المولوی المفتی احمد رضا خان البریلوی علیہ رحمۃ اللہ
القوی فی فتاواہ واجمل کل ما فی ہذہ الرسالۃ المسماۃ بضیاء الارشاد ۱۳۰۸ھ من افاداتہ العلیہ وافاضاتہ الجلیلہ
قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ الملکیہ اللہم اہدنا الصراط المستقیم وارزقنا اتباعہ واتباع حبیبہ الکریم علیہ
وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلاۃ واکمل التسلیم آمین یا مجیب السائلین واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ
اتم واحکم کتبہ العبد المہین الراجی الی رحمۃ ربہ المعین المتشبث بذیل شفاعۃ
اشرف الانبیاء الکرام علیہ وعلیہم وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام محمد ضیاء الدین المکنی بابی
المساکین پیلی بھیتی عفا عنہ وعن والدیہ الرب العلی الغنی۔

ضیاء الدین
۱۳۱۸ھ

(۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد لاہلہ والصلوۃ علی اہلہا وآلہ فقیر حقیر ذی الذنب الکثیر والتقصیر
اسیر معصیت و تقصیر سگ کوچہ قادری گدائے آستانہ نوری وخادم سجادہ رضوی محمد المدعو بحامد رضا القادری
البریلوی سقاہ ربہ من نہر منہل کرمہ الروی وحماہ من شر الحر المزوی عرض پرداز ہے کہ نگارش طراز کتاب
مستطاب رسالہ عجائب ضیاء الارشاد کو بحالت سفر سرسری نظر سے دیکھا بحمدہ تعالیٰ موجب ہدایت وارشاد
و رشد وسداد و اجر و ثواب وحق و صواب منزع ریب ذی الارتیاب و دامغ کوس اکابر اہل سباب پایا مولا تعالیٰ ان کے

مصنف جلیل مؤلف نبیل حامی دینِ ماحی شر مفسدین مولانا مولوی ابو المساکین محمد ضیاء الدین جعلہ اللہ کاسمہ ضیاء للحق والشریعۃ والدین آمین کو جزائے جزیل و اجر جمیل عطا فرمائے اور ان کے ضیاء ارشاد کی نورانی مشعل رشد و ارشاد سے اہلسنت کو شاہراہ حق و ہدایت وارشاد دکھائے آمین آمین والحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالی علے نو سعر شمع عرس مملکتہ و امام حضرتہ سید المحبوبین و مراد المشتاقین محمد رسول رب العلمین وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاھرین وازواجہ امہات المومنین وعلینا لھم بھم و فیھم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛ فقیر حامد رضا غفرلہ

(۲) جواب صحیح ہے بیشک رفضی سے بیان کرانا اسے واعظ مسلمین بنانا اسے مسلمانوں سے اونچا اٹھانا بلکہ اسے اپنی مجالس میں شریک کرنا سب حرام حرام حرام ہے قال اللہ تعالی واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین وقال عزمن قائل ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ رافضی مرتد ہے اور مرتد سے موالات تو موالات نری معاملت بھی حرام ہے ڈاڑھی منڈانے والا فاسق ہے۔ اور اس سے بیان کرانا اسے واعظ مسلمین بنانا اسے منبر پر مسلمانوں سے اونچا بٹھانا اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے تبیین الحقائق اور غنیہ وغیرہما کتب فقہ میں تصریح ہے فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اھانتہ شرعا۔ ایسی مجالس کی شرکت حرام ہے۔ جس میں رافضی بیان کرے سنی ہی کے یہاں کیوں نہ ہو۔ واللہ تعالی اعلم ؛ فقیر مصطفے رضا قادری نوری عفی عنہ۔

(۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا الجواب صحیح۔ فی الواقع مجلس مبارک میلاد شریف یا محفل ذکر شہادت میں رافضی کو بیان کے لیے بٹھانا سخت ممنوع و قبیح ہے۔ واللہ تعالے اعلم کتبہ العبد المعتصم بحبلہ المتین محمد نعیم الدین مرادآبادی

(۴) الحمد للہ وکفے والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفے۔ وآلہ وصحبہ والخلفاء لاسیما الصدیق

الفاروق وذی النورین والمرتضیٰ وابنیہ وحزبہ وجمیع من اقتفی اثرہم وبضیاء الدین الحق
اہتدی۔ فقیر بے توقیر غفر لہ القدیر نے رسالہ مبارکہ مسمّی بنام تاریخی فیما لا ارشاد ۱۳۸۴ھ مطالعہ کیا۔
الحمد کہ بیان وافی اور جواب شافی اور توضیح کافی اور کلام صافی ہے اہلسنت کے ایمانوں کے لئے
سپر اور مرتدین روافض علیہم الرافع الخافض کے کفر و ارتداد پر تبر ہے۔ اللہ عزوجل حضرت مصنف
دامت برکاتہم العالیہ کی سعی مشکور فرمائے۔ اور اس مبارک رسالہ کو اہلسنت میں شائع و معمول بہ
اور اپنی درگاہ میں مقبول بنائے آمین۔ اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہذا ما لدی الحقیر
الفقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی القادری الرضوی اللکھنوی غفر لہ ولابویہ ربہ القوی۔

(۵) ولنعم ما اجاب المجیب فقیر بے نوا نے رسالہ نافعہ فیما لا ارشاد اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔ سبحان
اللہ مجیب علام نے جو نہایت تحقیق تفصیل و توضیح کے ساتھ جواب لکھا ہے۔ وہ صحیح اور
حق ہے موافق سنت و کتاب ہے۔ مولا تعالیٰ برادران اہل سنت و جماعت کو اس پر عمل کی توفیق اور
مجیب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر قادری محمد حبیب الرحمن خطیب
جامع مسجد پیلی بھیت و ناظم مدرسہ آستانہ شیریہ

(۶) الحق ان ہذا الجواب حق والحق احق ان یتبع فان المجالسۃ مع الکفار ممنوع فکیف بما انکر بہم
حررہ العبد المفتقر الی الرحمٰن احمد یار خان نعیمی بدایونی (۷) لاریب فیہ عمر النعیمی المرادآبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الی یوم الدین خصوصاً
منہم علی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار وشیخ المسلمین الکبار ذی الفضل العریق امیر المومنین سیدنا ابی بکر
الصدیق وعلی مزین المنبر والمحراب الذی کان رایہ موافقا للوحی والکتاب امیر المومنین سیدنا عمر
بن الخطاب وہما اللذان قال فی حقہما النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اقتدوا بالذین من بعدی
ابی بکر وعمر وعلی جامع القرآن کامل الحیاء والایمان امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان وعلی اسد

اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت ہو کیونکہ یہی چار پیشوائے مہاجرین و انصار ہیں۔ آج تاریخ ۲۶ ذی القعدہ روز شنبہ ۱۳۴۸ھ کو یہ رسالہ مسمی بضیاء الارشاد تالیف لطیف عالم نبیل فاضل لوذعی قدوہ محققین زبدہ مدققین حضرت مولانا محمد ضیاء الدین ملجا المساکین دام بالصدق والیقین پیلی بھیتی حفظہ اللہ عن شر کل غوی من الشیعی والوہابی والنجدی والدیوبندی والنیچری والخارجی والرافضی بجاہ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میری نظر سے گذرا۔ رافضیوں کے عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ کے ظاہر کرنے میں مولانائے موصوف الصدر نے قسمہ لگا نہ رکھا جو انہیں کا حصہ تھا۔ جس کو اور کیا سنیوں کے لئے ایک آئینہ حق نما اصدق وصفا ہے حق تو یوں ہے کہ یہ ضیائے دین سے ضیائے یقین ہے سنیوں کے لئے تمسک اقوی۔ اللہ تعالیٰ سے ان کو خیر جزا ہے جو اب ہے کہ باب رشد و ہدی کھلا ہوا ہے۔ آگے خیر کی دعا ہے۔ اسلام کے مفتیوں کا خادم ابو الولی محمد عبد الرحمٰن دکھی ناظم انجمن نور اسلام پوکھریرا محلہ نور العلیم شاہ شریف آباد ڈاکخانہ راجپور ضلع مظفرپور سلک تربہٹ

(۹) فقیر غفر لہ المولی الکبیر کو حضرت عظیم البرکۃ شیخ الوقت افضل الاساتذہ عارف باللہ مولانا مجیب قبلہ مد ظلہم العالی علی راسی و راس المسلمین اجمعین کے تصدیقی جواب سے موافقت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ فقیر خادم الطلبہ ابو العبید محمد ظل الرحمٰن غفر لہ المنان مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۱۰) الجواب صحیح فقیر محمد حبیب الرحمٰن مدرس مدرسہ نور الہدیٰ

(۱۱) الجواب صواب ومن اجاب اصاب فقیر نظام الدین

(۱۲) الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ حقیر فقیر محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ۔

(۱۳) الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ (۱۴) الجواب صحیح فقیر محمد عطاء الرحمٰن عفی عنہ پوکھریروی

تمت

ملنے کا پتہ: سنوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

(گلزار عالم پریس لاہور)